

زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



زری پالیسی بیان

29 ستمبر 2017ء

معاشی ماحول نمو کے لیے بدستور سازگار ہے اور عمومی مہنگائی پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ اہم فصلوں کے سازگار ابتدائی تخمینوں، نجی شعبے کو قرض میں بھرپور نمو اور بڑھتی ہوئی پیداواری درآمدات سب سے نشاندہی ہوتی ہے کہ حقیقی شعبے میں ٹھوس فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ غذا کے کافی ذخائر اور اجناس کی بین الاقوامی مستحکم قیمتوں کی بنا پر عمومی مہنگائی مالی سال 18ء کے پہلے دو ماہ میں کم ہوئی۔ تاہم بلند معاشی نمو کے راستے میں بڑھتے ہوئے چیلنجز ہیں جن کی جزوی وضاحت مالی سال 18ء کے آغاز میں کی گئی تھی۔ ان میں بیرونی محاذ پر ابھرنا ہوا دباؤ اور توسیعی مالیاتی پالیسی شامل ہیں۔

جہاں تک حقیقی شعبے کا تعلق ہے، پورے سال کے ایل ایس ایم کے اعداد و شمار سے مالی سال 17ء کے لیے 5.7 فیصد کی بھرپور اور وسیع البنیاد نمو ظاہر ہوتی ہے جبکہ قبل ازیں 4.9 فیصد کا تخمینہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ جولائی 2017ء کے دوران ایل ایس ایم میں 13.0 فیصد کی نمودار کی گئی۔ مالی سال 18ء جوں جوں آگے بڑھے گا اشیا سازی کی سرگرمیوں کو بلند تر قیاتی اخراجات، سی پیک سے متعلق منصوبوں میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری، امن و امان کے حالات میں بہتری اور قرض گیری کی مسلسل مستحکم اور کم لاگت سے فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ مزید برآں، فعال صنعتی منظر نامے اور اہم فصلوں کی خوش آئند جانچ کے مثبت اثرات خدمات کے شعبے تک پھیلیں گے۔ شعبہ زراعت کی نمو کی موجودہ پیش گوئیوں کی بنیاد پر مالی سال 18ء میں جی ڈی پی نمو کا سالانہ ہدف 6.0 فیصد تک پہنچنے کا امکان ہے جس کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی ملکی طلب کو پورا کرنے کی استعداد بہتر ہوگی۔

مہنگائی کی بات کریں تو اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) جولائی تا اگست مالی سال 18ء میں کم ہو کر 3.2 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران 3.8 فیصد تھی۔ گندم اور چینی کے کافی ذخائر موجود ہیں اس لیے مالی سال 18ء کے آئندہ مہینوں میں رسد کے لحاظ سے کوئی بڑی خرابی پیدا ہونے کی توقع نہیں۔ تاہم قوزی مہنگائی (غیر غذائی غیر توانائی)، جو معیشت میں چھپے ہوئے طلبی دباؤ کی عکاسی کرتی ہے، مالی سال کے ابتدائی دو مہینوں میں 5.6 فیصد کی بلند سطح پر قائم ہے۔ یہ امر ستمبر 2017ء کے آئی بی اے ایس بی پی کے اعتماد صارف سروے سے بھی عیاں ہے جس سے آئندہ چھ ماہ کے دوران متوقع مہنگائی میں تھوڑے سے اضافے کا پتہ چلتا ہے۔ اس طرح طلب اور رسد کی ان حرکیات کے باعث اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت مالی سال 18ء کے ہدف 6.0 فیصد سے خاصی نیچے رہنے کا امکان ہے۔

جیسا کہ قوزی مہنگائی سے ظاہر ہوتا ہے، زری مجموعوں میں تبدیلیاں بھی معیشت میں بڑھتی ہوئی طلب کی غماز ہیں۔ اگرچہ یکم جولائی تا 15 ستمبر مالی سال 18ء کے دوران نجی شعبے کو قرض میں 80.6 ارب روپے کی خالص موسمی واپسی درج کی گئی تاہم اس کی سال بسال نمو 15 ستمبر 2017ء کو 21.1 فیصد تک پہنچ گئی ہے جبکہ 16 ستمبر 2016ء کو 7.7 فیصد تھی جس سے سال کے دوران 892 ارب روپے کے اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔ قرضے کی طلب میں اضافے کی بڑی وجہ ایک طرف تاریخی پست شرح سود اور دوسری طرف بڑھتی ہوئی تعمیراتی سرگرمیاں اور صارفی پائیدار اشیا تھیں۔ ساتھ ہی امانتوں کی بھرپور نمونے بینکاری شعبے میں قابل قرض رقوم کی فراہمی کو بہتر بنا دیا ہے اور مارکیٹ کی شرحیں مستحکم ہیں۔ آنے والے دور قرضہ (کریڈٹ سائیکل) کے آغاز میں یہ سازگار حالات ایک اور سال کے لیے قرضے کے بھرپور استعمال کے حوالے سے نیک شگون ہیں۔

زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



معاشی نمو کے بڑھنے سے بیرونی شعبے پر بھی دباؤ پیدا ہوا ہے۔ مالی سال 18ء کے پہلے دو ماہ میں جاری حساب کا خسارہ بڑھ کر 2.6 ارب ڈالر ہو گیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ پیداواری ایشیا کی بلند درآمدات خصوصاً مشینری، دھاتی ایشیا اور پیٹرولیم کی مصنوعات کی درآمد ہے۔ ان تین گروپوں کی درآمدات میں اضافہ اتنا تھا کہ اس نے جولائی تا اگست مالی سال 18ء کے دوران برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں بھرپور نمو کے مشترکہ اثر کو زائل کر دیا۔ جہاں تک مالی کھاتے کا تعلق ہے، جولائی تا اگست مالی سال 18ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 456 ملین ڈالر کی خالص آمد درج کی گئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے دگنے سے بھی زیادہ ہے۔ یہ اور اس کے ہمراہ دیگر رقوم کی آمداتی نہیں تھی کہ بلند تر جاری حساب کے کھاتے کے خسارے کو قابو کر سکے۔

آگے چل کر سازگار معاشی حالات، ملک میں توانائی کی فراہمی میں بہتری اور برآمدی صنعت کو دی گئی ترغیبات کی بنا پر برآمدات میں اضافہ ہونے کی توقعات ہیں۔ جولائی 2017ء کی معلومات سے تقابل کریں تو برآمدات کی حوصلہ افزا تصویر سامنے آتی ہے۔ تاہم سی پیک سے متعلق جاری سرمایہ کاریوں اور ملک میں معاشی سرگرمیوں کی وجہ سے درآمدات کے بھی بڑھنے کی توقع ہے، گو کہ مالی سال 17ء کے مقابلے میں اضافے کی رفتار کم رہے گی۔ بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی گھٹتی ہوئی تعداد کے پیش نظر کارکنوں کی ترسیلات زر کی نموست ہونے کی توقع ہے۔ چنانچہ ملک کے بیرونی کھاتے اور زر مبادلہ کے ذخائر میں بہتری کا انحصار سرکاری رقوم کی بروقت آمد نیز وسط مدت میں تجارتی مسابقت کو بہتر بنانے کے لیے ساختی تبدیلیوں کو سوچ سمجھ کر اختیار کرنے پر ہے۔

تفصیلی سوچ بچار کے بعد اور مذکورہ بالا حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ کو 5.75 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**